

49716- کیا آپریش میں مصروف ڈاکٹر افطاری میں تاخیر کر سکتا ہے؟

سوال

میرا ایک قریبی رشتہ داکٹر پوچھنا چاہتا ہے کہ اگر وہ اپریشن کر رہا ہو تو یا افطاری میں تاخیر کر سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

سنن توبہ ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی فوراً افطاری کر لی جائے، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک احادیث میں وارد ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں دی جاتی ہیں :

صلح بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب تک لوگ افطاری جلدی کرتے رہیں گے ان میں خیر و بخلانی موجود رہے گی)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1098) صحیح مسلم حدیث نمبر (1975)

اس حدیث میں غروب شمس کے یقین ہونے پر افطاری جلد کرنے پر ابھارا گیا ہے، اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب تک امت مسلمہ اس سنن پر عمل کرتے ہوئے افطاری میں جلدی کریں گے ان میں خیر و بخلانی اور تنظیم پائی جاتی رہے گی، اور اگر وہ اس میں تاخیر کریں گے تو یہ ان کے فساد میں واقع ہونے کی علامت ہے۔ اح

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

محلب نے کہا ہے کہ : اس میں حکمت یہ ہے کہ رات سے دن میں زیادتی نہ کی جائے، اور اس لیے بھی کہ ایسا کرنا روزہ دار کے لیے مربا فی وزری کا باعث ہے اور عبادت کرے کے لیے تقویت کا باعث بنتا ہے، علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ روایت یا کسی دو یا ایک عادل شخص کی خبر کے ذریعہ سورج غروب ہونا ثابت ہو جائے تو یہ افطاری کا وقت ہے راجح یہی ہے

- اح

اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ :

اس میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حلال کردہ اشیاء کے استعمال میں جلدی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کریم ہونے کی بنا پر یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے کرم سے مستفید ہوں، لہذا وہ اپنے بندوں سے یہ پسند فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو کچھ حلال کیا ہے وہ سورج غروب ہوتے وقت ہی اس کے استعمال میں جلدی کریں۔ اح

دیکھیں الشرح الممتع (6/268)۔

ابن دقیق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اس حدیث میں شیعہ حضرات کا بھی رد ہے کہ وہ ستارے طلوع ہونے تک افطاری کو مونز کرتے ہیں۔

دوم :

سنت تویہ ہے کہ روزہ دار طب یعنی تازہ کھجوروں سے افطاری کرے اگر طب کھجوریں نہ ملیں تو پھر کپکی ہوئی کھجوروں سے افطاری کرنی چاہیے، لیکن اگر کھجوریں بھی میسر نہ ہوں تو پھر پانی سے افطاری کریں گا، اور اگر پانی بھی میسر نہ ہو تو پھر جو بھی کھانا پینا میسر ہو اس سے افطاری کرنی چاہیے۔

اور اگر روزہ دار کو افطاری کے لیے کچھ بھی میسر نہ ہو تو اسے نیت سے ہی افطاری کر لینی چاہیے، یعنی وہ افطاری کی نیت کر لے تو اس کی بناء پر وہ افطاری جلدی کرنے کی سنت پر عمل کر لے گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے الشرح الممتع میں کہا ہے :

اگر اسے نہ تو پانی ملے اور نہ ہی کوئی دوسرا پینے والی چیز تو اسے دل سے ہی افطاری کی نیت کر لینی چاہیے یہی کافی ہو گا۔ احمد

دیکھیں : الشرح الممتع (6/269)۔

تو اس بناء پر ہم کہیں گے کہ اگر یہ ڈاکٹر طب کھجوروں یا پھر کپکی ہوئی کھجوروں سے افطاری نہیں کر سکتا تو اسے پانی سے افطاری کر لینی چاہیے، اور لیکن اگر پریشن میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ پانی بھی نہیں پی سکتا تو افطاری کی نیت کر لے تو اس سے افطاری میں جلدی کرنے کی سنت پر عمل ہو جائے گا۔

واللہ اعلم۔